اس پٹیشن کے ذریعے جمہوریہ بھارت سے مطالبہ کیا جاتا ہے وہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کی پابندی کرے اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنائے ۔ بھارت سے یہ مطالبہ بھی کیا جاتا ہے کہ وہ مقبوضہ جموں وکشمیر کی متنازعہ علاقے کی حیثیت بحال کرے۔مقبوضہ جموں کشمیر کی جو حیثیت (1948) میں سلامتی کونسل کی قرارداد 47 کے تحت طے کی گئی تھی۔

بھارت نے اقوام متحدہ کے متعدد قراردادوں کی نفی کرتے ہوئے ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں جاری بدترین مظالم کو چھپانے اور مقبوضہ علاقے میں جبری بالادستی حاصل کرنے کے لیے جو طریقہ کار اختیار کیا ہے وہ عالمی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے۔ہندوستان نے سلامتی کونسل کی قرارداد 48 کی پاسداری کرنے سے انکار کیا ہے جبکہ یہ قرارداد اقوام متحدہ کی مشترکہ قراردادوں میں سب سے قدیم قرارداد ہے جس پر عمل درآمد ہونا ابھی تک باقی ہے۔اس قرارداد میں ہندوستان سے مقبوضہ جموں وکشمیر میں رائے شماری کا مطالبہ کیا گیا ہے جس کے تحت مقبوضہ کشمیر کے عوام اپنی مرضی سے اپنے مستقبل کا تعین کرسکیں۔ بھارت نے اس کے برعکس بھارتی آئین میں آرٹیکل 360 میں تبدیلی کرتے ہوئے دھوکہ دہی کے ساتھ مقبوضہ بھارتی جموں وکشمیر کو بھارت کا حصہ بنایا ہے۔بھارت کی اس دیدہ دلیری کی وجہ سے بھارت نے 1948ء میں اقوام متحدہ کی منظور کردہ قرارداد نمبر 47 اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی جانب سے 1951 میں منظور کی جانے والی قرارداد جس کا نمبر 91 کی صریح خلاف ورزی ہوئی ہے۔المیہ یہ ہے کہ بھارت کی جانب سے اس صریح خلاف ورزی کے باوجود اقوام متحدہ اور عالمی برادری نے خاموشی اختیار کررکھی ہے۔

ورلڈ کشمیر اویئرنیس فورم کے صدر ڈاکٹر غلام این میر نے 7 جولائی 2017ء کو شکاگو میں 55 ویں سالانہ کنونشن اسلامک سوسائٹی آف نارتھ امریکا (ISNA) سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی تسلط میں کشمیری کیا سوچتے ہیں؟ وہ کیا چاہتے ہیں؟ وہ اپنے مستقبل کے لیے کس طرح کا حل تجویز کرنا چاہتے ہیں؟ یہ جاننے کے لیے آپ تمام لوگوں کو کشمیر کے حوالے سے شائع ہونے والی خبریں پڑھنی چاہئیں، نیویارک ٹائمز کا مطالعہ کریں، بی بی سی نیوز اور گارجین اور اسی طرح کے دیگر ابلاغیاتی چیزوں کو پڑھیں تب ہی آپ کو اندازہ ہوگا کہ 70 سال گزرنے کے باوجود بھارت مقبوضہ جموں وکشمیر میں آزادی کے لیے اٹھنے والی آوازوں کو کیوں خاموش نہیں کرسکا۔کشمیری عوام کے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے کہ وہ قربانی دیتے رہیں اور اس وقت کا انتظار کریں جب انہیں بلآخر انصاف میسر آئے۔مسئلہ کشمیر کا کوئی فوجی حل نہیں ہے۔کشمیر سے بھارتی فوجوں کو نکلنا پڑے گا۔کشمیریوں کو متحد ہوکر جدوجہد کرنا ہوگی۔جب تک کشمیر کے مسئلے کا حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق عمل میں نہیں لایا جائے گا اس خطے میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔لاکھوں کشمیریوں کے حق خودارادیت سے انکار انصاف کے قتل کے مترادف ہے۔اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قراردادوں پر عمل نہ کرنا بھارت کی جانب سے اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی اور عالمی قوانین کا استہزا اُڑانا ہے۔ان قراردادوں کے تحت بھارت فوری طور پر مقبوضہ علاقے سے فوج کا انخلا کرے اور کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لیے ریفرنڈم یا اقوام متحدہ کے تحت رائے شماری کا حق دیا جائے۔اس کنونشن میں امریکی صدر جمی کارٹر اور ایرانی صدر خامنائی سمیت اہم شخصیات نے شرکت کی تھی۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ 1948 سے آج تک بھارت غیر قانونی طور پر اس علاقے پر قابض ہے۔ کشمیری ایک بڑے وسائل رکھنے والی کثیر الجہتی ثقافت کی حامل قوم ہے۔ یہ کسی قسم کی مداخلت کو پسند نہیں کرتے ہیں۔ یہ خطہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق ایک خودمختار ریاست کے قیام کے تمام لوازمات کا حامل ہے۔ کشمیر میں آباد لاکھوں لوگوں کے حق خودارادیت سے انکار انصاف سے بعید ہے۔ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قراردادوں پر عمل درآمد سے انکار کر کے بھارت نہ صرف اقوام متحدہ کے آئین کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا ہے بلکہ بین الاقوامی قوانین پر عمل درآمد سے بھی انکاری ہے۔ اقوام متحدہ کی قراردادوں میں فوجی کارروائیاں روکنے اور کشمیر کے عوام کو اپنی مرضی کے مطابق اقوام متحدہ کی نگرانی میں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

21 اپریل 1948 کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں منظور ہونے والی قرارداد نمبر 47 بھارتی حکومت کو پابند کرتی ہے کہ وہ امن و امان کے قیام کو یقینی بنائے اور ریاستی حکومت کے ذریعے بڑے سیاسی گروپوں کو بلائے اور ان میں سے نامزدگیاں کی جائیں اور انہیں وزارتی سطح پر شریک کیا جائے تاکہ رائے شماری کی مناسب تیاری کی جاسکے۔ بھارتی حکومت کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ جلد از جلد رائے شماری کو یقینی بنائے جس میں کشمیری عوام پاکستان یا بھارت کے ساتھ الحاق کے لیے اپنا حق رائے دہی استعمال کر سکیں۔ اقوام متحدہ کی قرارداد میں بھارتی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ بھارتی حکومت اس بات کو یقینی بنائے کہ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے اور اس سلسلے میں تمام اقدامات بروئے کار لائے جائیں۔

(الف) وہ تمام شہری جو حالات کی خرابی کے باعث علاقہ چھوڑ گئے ہیں انہیں واپس بلایا جائے اور انہیں آزاد ماحول فراہم کیا جائے جس میں وہ اپنے گھروں کو واپس آئیں اور ایک آزاد شہری کی حیثیت سے اپنا حق رائے دہی استعمال کر سکیں۔

(ب) کسی کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی نہ کی جائے۔

(ج) ریاست کے تمام حصوں میں اقلیتوں کو مناسب تحفظ فراہم کیا جائے۔

قرارداد کی منظوری کے بعد سے لے کے آج تک بھارتی حکومت مدہوشی کے عالم میں حکمت عملی کے تحت کشمیریوں کی نسل کشی اور انکے حق خودارادیت کو دبانے کے لیے کوشاں ہے۔ موجودہ بھارتی حکومت نریندر مودی کی سربراہی میں "ہندوتوا" کے تحت مقبوضہ کشمیر کو 1948 میں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قرارداد نمبر 47 اور 1951 میں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قرارداد نمبر 91 کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے بھارت کا حصہ بنا چکی ہے۔ بھارت مسلسل 1948 کی قرارداد کی شق نمبر 2 سے 14 تک خلاف ورزی کرتا آیا ہے تاکہ مقبوضہ کشمیر میں کشمیریوں کی آبادی کو کم کیا جائے اور ان کی جائیدادیں ہتھیالی جائیں، اسی مقصد کے لیے انہوں نے کشمیر کی ریاست کو بھارت میں شامل کیا ہے۔ بھارتی حکومت نے کشمیر میں کرفیو نافذ کر کے کشمیری عوام کو قید کیا ہوا ہے جو آج تک جاری ہے کشمیری عوام بدترین لاک ڈاؤن میں زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیئے گئے ہیں۔ بھارتی حکومت کھلم کھلا انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔

بھارت کی جانب سے مقبوضہ جموں وکشمیر کا تنازعہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پاک بھارت جنگ کے بعد لے جایا گیا تھا یعنی یہ مسئلہ جنگ کے نتیجے کے طور پر پیدا ہوا۔ چوتھے جنیوا کنونشن کے تحت آرٹیکل 1 واضح کرتی ہے کہ فریقین معاہدے کا احترام کریں گے اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں گے۔ بھارت نے اس کنونشن کی تمام شقوں کی خلاف ورزی کی ہے بالخصوص پارٹ III اور پارٹ IV کی اس کے ساتھ ہی ساتھ بھارت مسلسل عالمی قوانین کی خلاف ورزی بھی کررہا ہے۔ بھارت مسلسل جبر اور فوجی طاقت کے ذریعے کشمیریوں پر مظالم ڈھا رہا ہے۔ غیر آئینی کرفیو کے ذریعے کشمیریوں کو خوف زدہ کیا جارہا ہے تاکہ کشمیری بھارتی دباؤ کا شکار ہوجائیں۔ مودی کی حکومت ”ہندوتوا“ نظریئے کے تحت کام کررہی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ یہ علاقہ جنگ کے نتیجے میں بھارت اور پاکستان کے مابین ایک تسلیم شدہ متنازعہ علاقہ ہے۔ پس کشمیری ”تحفظ یافتہ“ ہیں اور کشمیر میں موجود اقلیتیں بھی چوتھے جنیوا کنونشن کی روشنی میں محفوظ تصور کی جائیں گی۔

کشمیر جل رہا ہے جس کی اصل وجہ ریاستی دہشت گردی ہے جو بھارتی افواج کررہی ہیں جو اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی 1948 میں منظور کی جانے والی قرارداد نمبر 47 کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں طاقت کے وحشیانہ استعمال کے ذریعے غیر قانونی طور پر کشمیری نوجوانوں کو گرفتار کرنا اور انہیں حراست میں رکھنا اور معصوم لوگوں کو قتل کرنا معمول ہے۔ اب تک بے شمار کشمیری موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے ہیں۔ بھارتی حکومت کشمیریوں کے ذہنوں میں دہشت پھیلانے کے لیے اس قسم کی کارروائیوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ کشمیر میں ممنوعہ بور کے ہتھیار بھارتی فوجی کھلم کھلا استعمال کرتے ہیں، پیلٹ گنز اور دیگر ہتھیار کشمیری نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ زخمی کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مزاحمتی تحریک میں کشمیری نوجوان قابض فورسز سے کشمیر کو بچانے کے لیے سب سے زیادہ قربانی دے رہے ہیں۔ کشمیر میں موجود بھارتی فوج کے ہاتھوں پھیلائی جانے والی بربریت، دہشت گردی، غیر اخلاقی سرگرمیوں اور غیر قانونی کے حوالے سے خود کو بے نقاب نہیں کرنا چاہتا یہی وجہ ہے کہ بھارت بین الاقوامی مبصرین کو مقبوضہ جموں اور کشمیر میں جانے کی اجازت نہیں دیتا ہے جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل 1951 میں منظور کی جانے والی قرارداد نمبر 91 کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ بھارت مختلف قراردادوں اور انسانی حقوق کی مسلسل پامالی کررہا ہے۔ بھارتی قابض افواج اور مقامی مزاحمتی تحریک کے درمیان جاری تصادم میں تیزی آرہی ہے۔ بھارتی حکومت نے کشمیر کی حیثیت کو تبدیل کرتے ہوئے اسے بھارت میں شامل کرکے تمام قانونی اصولوں اور انسانی اقدار کی خلاف ورزی ہی نہیں کی بلکہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی بھی خلاف ورزی کی ہے۔ اقوام متحدہ بھارت کی جانب سے اپنی قرارداد اور کنونشن کی خلاف ورزی دیکھتا رہا لیکن اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

وزیراعظم پاکستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے پہلے 27 ستمبر 2019 پر کی گئی تقریر میں عالمی طاقتوں پر زور دیا کہ وہ مقبوضہ جموں وکشمیر میں خطرناک اور بگڑتے اسٹریٹجک ماحول کا نوٹس لیں۔ 26 ستمبر 2014 اور 3rd اکتوبر 1996 کو اقوام متحدہ میں وزیراعظم پاکستان نے اپنی مختلف تقریروں میں اس پر زور دیا، اور عالمی رہنماؤں نے بھی ایسا ہی مؤقف اپنایا تھا۔ بدقسمتی سے، اقوام متحدہ کشمیریوں کی حق

خودارادیت کے لئے جائز جدوجہد کو مدنظر رکھنے میں ناکام ہو چکا ہے۔ یہ وہ حق ہے جو بین الاقوامی قوانین کے ذریعہ انہیں ملتا ہے بشمول ایک مسلح جدوجہد کے۔

اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی تو یہ ذمہ داری بنتی ہی ہے تاہم دیگر عالمی طاقتیں بھی تیزی سے بگڑتی ہوئی اس صورتحال کا نوٹس لیں۔ بھارتی جارحیت کے باعث خطے کے امن کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ بھارت کی جانب سے مقبوضہ جموں وکشمیر میں اسٹریٹجک انوائرمنٹ کا خراب ہونا ایسے وقت میں جب کہ دنیا سنجیدگی کے ساتھ کورونا وائرس کے وبائی مرض سے نبرد آزما ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ سنجیدگی کے ساتھ خطے میں قیام امن کے لیے اقدامات اٹھائے جائیں۔ بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر اور لائن آف کنٹرول کے پار جاری ہٹ دھرمی، شر انگیزی اور مداخلت نے کشمیریوں کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنے اصولی موقف پر قائم رہتے ہوئے حق خودارادیت کی جدوجہد جاری رکھیں اور اس سلسلے میں مسلح جدوجہد کرنا بھی ان کا حق ہے۔ وقت آگیا ہے کہ بین الاقوامی طاقتیں بھارتی جارحیت کے خلاف مناسب کارروائی عمل میں لائیں بصورتِ دیگر دنیا کو روایتی جوہری جنگ کے خوفناک نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ عالمی برادری کو یہ یقینی بنانا چاہئے کہ امن قائم رہے اور بین الاقوامی قانون کی حکمرانی یقینی ہو سکے۔ بھارت کو اس بات کی قطعی اجازت نہ دی جائے کہ وہ کورونا وائرس کی وبا کو کشمیریوں کو مزید دبانے اور اپنے مذموم علاقائی عزائم کو فروغ دینے کے لیے استعمال کرے۔ بی جے پی حکومت کی ہندوتوا پر مبنی پالیسیوں کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ بھارت مقبوضہ جموں وکشمیر کو اپنا حصہ بنا لے۔ اگر بھارت کی اس نسل پرستانہ جارحیت کو نہیں روکا گیا تو ریاست جموں وکشمیر بھارت کا مستقل حصہ ہو جائے گا۔ اس سے خطے میں شدید عدم استحکام کے ساتھ ساتھ بھارتی سالمیت کو بھی نقصان پہنچے گا۔ وزیر اعظم مودی ''ہندوتوا'' کے ذریعے معاشی اور معاشرتی مسائل کی جانب سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے جنگ کا راستہ بھی اختیار کر سکتا ہے۔ آر ایس ایس اور بی جے پی نے کشمیری مسلمانوں اور دوسرے ہندوستانی مسلمان کے ساتھ ساتھ سکھوں، بدھسٹوں، عیسائیوں، آدیواسیوں، جینوں، دلتوں (اچھوتوں) وغیرہ کے حوالے سے بھی متنازعہ پروگرام تیار کر رکھے ہیں۔ عالمی برادری اب تک اس بے رحمانہ قتل عام سے غافل رہی ہے جو بھارت مقبوضہ جموں وکشمیر میں مقیم کشمیری مسلمانوں کے ساتھ کر رہا ہے۔ اس بین الاقوامی عدم توجہی سے بھارت کی مذموم عزائم کو پورا کرنے کے حوالے سے حوصلہ افزائی ہوئی اور اس نے مقبوضہ جموں وکشمیر میں آباد ہونے کے لئے تقریباً 3 لاکھ غیر ملکیوں کو ڈومیسائل جاری کر دیئے ہیں۔ بھارت کا طریقہ کار بالکل واضح ہے وہ اصل آبائی کشمیریوں کو اپنی زمینیں ان غیر ملکیوں کو بیچنے پر مجبور کریں گے اور پھر انہیں ایل او سی کے ساتھ حراستی مراکز میں یا اس کے آس پاس بھیج دیں گے۔ (بھارتیوں کو مشرقی پاکستان میں مکتی باہنی کے ساتھ اپنے تجربات کو فراموش نہیں کرنا چاہئے) مزید یہ کہ کیا وہ خاردار تاروں، حفاظتی دیواروں، چیک پوسٹوں اور حفاظتی تار کے پیچھے سرکاری اراضی پر نئی بستیاں قائم کریں گے؟ یاد رکھیں تمام زبردستی آبادیاتی تبدیلیاں ایک تلخ، بدنظمی اور غیر فعال معاشرے کا باعث بنیں گی۔ بے دخل کشمیری کسی غیر ملکی کو معاشرتی، تجارتی، سیاسی اور مساوی شراکت دار کے طور پر قبول نہیں کریں گے۔ وہ انہیں ہر میدان میں غاصب، قبضہ کرنے والے، اور حریف کے طور پر دیکھتے ہیں۔ غیر ملکی کشمیریوں کے لئے کسی صورت قابل قبول نہیں ہیں

یہ خطے میں امن خراب کرنے کا باعث بنیں گے۔ بھارتی حکومت کے تعاون سے غیر ملکی طاقت کا استعمال کر سکتے ہیں جس سے مزید مسائل پیدا ہوں گے۔ کشمیری حکومت کے اس فعل کا خیر مقدم نہیں کرتے اور خود کو غیر محفوظ محسوس کرتے ہیں۔ مقبوضہ جموں وکشمیر میں پولرائزیشن شدید، نا قابل تسخیر شکل اختیار کر چکی ہے اور اس نے کشمیریوں کی طرف سے شدید ردعمل کو جنم دیا ہے۔ مقامی کشمیریوں کی جانب سے مزاحمت کی علامتیں پہلے ہی دکھائی دے رہی ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے ردعمل سے خطے اور ہندوستان کے مقبوضہ جموں وکشمیر میں عدم استحکام میں مزید اضافہ ہوگا۔ بھارت نے جنگ شروع کرتے ہوئے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی جس کا جواب پاکستان نے دو ہندوستانی ہوائی جہازوں کو نیچے گرا کر دیا اور ایک ہندوستانی پائلٹ کو گرفتار کر لیا۔ پاکستان نے ذمہ دار ریاست ہونے کا ثبوت دیا اور جنگ کو آگے نہیں بڑھنے دیا۔ اگر اس طرح کی مداخلتیں ہوتی رہیں تو خطے کا امن خطرے میں پڑ جائے گا۔ عالمی برادری یہ نہیں چاہے گی۔ اس کے علاوہ لداخ میں چین اور بھارت کے درمیان شدید تناؤ کی کیفیت ہے۔ بھارت کی جانب سے کیے گئے غیر قانونی اقدام کے باعث یہ مسئلہ بھی بدامنی کی جانب ایک علامت کے طور پر ابھرا ہے۔ یہ وہ علامات ہیں جن پر بین الاقوامی برادری کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ مقبوضہ جموں وکشمیر میں پیدا ہونے والی صورتحال سنگین شکل اختیار کر سکتی ہے بھارت مقبوضہ جموں وکشمیر کا بھارت کا مستقل حصہ بنانا چاہتا ہے۔

بھارت نے اپنے آئین کی شق نمبر 370 میں ترمیم کر کے مقبوضہ جموں وکشمیر کی حیثیت کو تبدیل کر کے نہ صرف جارحیت کا ارتکاب کیا ہے بلکہ مقبوضہ جموں وکشمیر کو مکمل بند کرتے ہوئے اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی 1948 کی قرارداد نمبر 47 کی بدترین خلاف ورزی بھی کی ہے۔ اقوام متحدہ نے جنرل اسمبلی (UNGA) کی قرارداد نمبر 3314 کے تحت یہ واضح طور پر طے کر دیا ہے کہ ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کے حق خودارادیت، آزادی اور علاقائی امن کو خراب کرنے کے لیے کسی بھی قسم کی فوجی طاقت استعمال نہیں کر سکتی۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ریاست فوج کے ذریعے کسی بھی علاقے پر عارضی طور پر تسلط حاصل نہیں کر سکتی اور نہ ہی چارٹر کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی اور قدام عمل میں لا سکتی ہے۔ آرٹیکل 5 میں ''جارحیت'' کی تعریف بیان کی گئی ہے جو درج ذیل ہے۔

(1) فطری، موسمی، سیاسی، معاشی، فوجی یا کسی اور قسم کی جارحیت کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

(2) جارحیت کی جنگ عالمی امن کے خلاف ایک جرم سمجھی جائے گی۔ کسی بھی قسم کی جارحیت عالمی ذمہ داریوں میں اضافہ کرتی ہے۔

(3) جارحیت کے نتیجے میں کسی بھی علاقے پر قبضہ یا کسی قسم کے خصوصی فائدے کا حصول کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہوگا۔

اقوام متحدہ کی 1948 میں منظور کی جانے والی قرارداد 47 کے تحت خصوصی حیثیت رکھنے والی ریاست جموں وکشمیر کا بھارت سے الحاق اقوام متحدہ کی قرارداد کے منافی ہے اور 1974 میں کے یو این جی اے (KUNGA) کی قرارداد 3314 کے مطابق بھی یہ عمل جارحیت کے مترادف ہے۔

1948ء کی اقوام متحدہ کی قرارداد نمبر 47 میں واضح طور پر وضاحت کی گئی ہے کہ جموں وکشمیر کے عوام اپنی تقدیر کا فیصلہ رائے شماری کے ذریعے کریں گے۔ بھارت کا دعویٰ ہے کہ بین الاقوامی امن وسلامتی کی بحالی کے لئے بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک علاقائی معاہدہ ہوا ہے، جس میں یہ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اس معاملے کو دونوں ممالک باہمی طور پر حل کریں گے۔ پس اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہ جموں وکشمیر کا مسئلہ تسلسل کے ساتھ اب تک نہ صرف زندہ ہے بلکہ جاری بھی ہے جس کا پرامن طریقے سے حل کیا جانا ضروری ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 47(UNSCR)(1948) اور 91(UNSCR)(1951) اور علاقائی معاہدے کی سنگین خلاف ورزیوں کے بعد خطے کے امن کو لاحق خطرات اور جارحیت کی کارروائیوں کے بعد صورتحال واضح ہو چکی ہے۔ موجودہ صورتحال میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اپنے چارٹر کے ساتویں باب کے تحت کارروائی کی ذمہ دار ہے۔ ہم اس پٹیشن کے ذریعے اقوام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داری ادا کرے اور کارروائی عمل میں لائے۔

خطے میں امن برقرار رکھنے اور تناؤ کو کم کرنے کے لیے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 47(1948) منظور کی گئی تھی۔ بھارت اس قرارداد کے برعکس خود ہی علاقے میں ایک اور جنگ شروع کر رہا ہے۔ پاکستان کا ہمیشہ یہ موقف رہا ہے کہ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں حل کیا جائے۔ دوسری جانب بھارت نے ان قراردادوں کی ہمیشہ خلاف ورزی کی ہے جو بڑھتے ہوئے تناؤ کا سبب بھی ہے۔ پاکستان اور بھارت دونوں جوہری ہتھیاروں کے مالک ہیں۔ جنگیں اس خطے کے لئے سازگار نہیں ہیں۔ اقوام متحدہ اور دنیا کو ایسی صورتحال کو روکنے کے لئے کام کرنا چاہیئے۔

پاکستان کشمیری مسلمانوں کی حمایت کرتا ہے۔ پاکستان نے ہی یہ مسئلہ اقوام متحدہ اور تمام متعلقہ بین الاقوامی فورمز اور عالمی طاقتوں کے سامنے اٹھایا ہے۔ خاص طور پر اقوام متحدہ اور دیگر عالمی پلیٹ فارمز پر بھارت اور مقبوضہ جموں وکشمیر کے مسئلے کو بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں حل کرنے کی خاطر اجاگر کیا۔ اس وقت پانچویں نسل اس جنگ کا حصہ بنی ہوئی ہے۔ بھارت نے پاکستان کے خلاف جس بے رحمانہ طریقے سے جارحیت کی ہے پاکستان کو بھی اسی طرح جواب دینے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کو چاہیئے کہ اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر کو ایک بار پھر اٹھائے اور کشمیریوں کے حق خودارادیت اور مسلح جدوجہد کے حقوق کے ساتھ عوامی حمایت کا اعادہ کرے۔ اس کا اعادہ کرنے اور اس کے لئے حمایت حاصل کرنے کے حق کے ساتھ عوامی اعانت کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔

اس بات کا اعادہ کیا جاتا ہے کہ پاکستان اور بھارت دونوں ایٹمی طاقتیں ہیں اور موجودہ صورتحال روایتی، ایٹمی جنگ کا سبب بن سکتی ہے جس سے خطے کا امن داؤ پر لگ جائے گا۔ خاص طور پر ایسی صورتحال میں جب دنیا کو انسانی المناک وبأ کورونا وائرس

(COVID-19) کا سامنا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بھارت COVID-19 کو کشمیریوں کے حق خودارادیت کو کچلنے اور غیر حقیقی پیشہ ورانہ عزائم کو فروغ دینے کے لئے استعمال کررہا ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 47 (1948) اس لیے پاس کی گئی تھی کہ خطے میں جنگ سے گریز کرتے ہوئے امن بحال کیا جائے۔ کسی کو شرم آتی ہے! کہ دنیا میں امن وامان برقرار رکھنے کے لیے ایک بہت بڑی تنظیم وجود میں لائی گئی جو اپنی ذمہ داریاں انجام دینے سے قاصر دکھائی دیتی ہے۔ جبکہ بھارت اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قراردادوں کی صریح خلاف ورزی کررہا ہے۔ بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اُڑاتا ہے۔ کشمیریوں کے حق خودارادیت کو تسلیم نہیں کرتا، ان سے انسانی حقوق چھین لیتا ہے جن کی ضمانت متعدد بین الاقوامی کنونشنوں اور قراردادوں کے ذریعے دی گئی ہے۔

اقوام متحدہ کو بھارت کی طرف سے مذکورہ خلاف ورزیوں کا علم ہے۔ مقبوضہ جموں وکشمیر میں پچھلے ____ مہینوں سے انسانی حقوق کی بدترین صورتحال سامنے ہے جسے عوامی سطح پر تسلیم کیا جائے۔ اقوام متحدہ 1974 میں یو این سی اے کی قرارداد 3314 جو حق خودارادیت اور مسلح جدوجہد اور بیرونی حمایت کے حصول کی حمایت کرتی ہے۔ آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز (او آئی سی) نے بھی 1988 میں بین الاقوامی دہشت گردی سے نمٹنے کے اپنے کنونشن کے ذریعے مذکورہ قرارداد کی حمایت کی ہے۔ چوتھے جنیوا کنونشن کا آرٹیکل 49 کسی بھی وجہ سے کسی بھی قابض فوج کو آبادی کے کسی بھی حصے کو مقبوضہ علاقے میں جگہ تبدیل کرنے یا ملک بدر کرنے سے منع کرتا ہے۔ اقوام متحدہ (یو این ایس سی پی-5) اور او آئی سی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بھارت کی جانب سے کشمیریوں کو ان کے حق خودارادیت کے حق سے انکار کرنے کو نوٹس لے اور کشمیر کے بارے میں بین الاقوامی قانون (5-UNSCP) کی قرارداد کو غیر واضح طور پر برقرار رکھے۔ بھارتی حکومت نے کشمیریوں کے خلاف انسانی حقوق کے متعدد کنونشن کی خلاف ورزی بھی کی ہے اور ہندوستانی حکومت کو مقبوضہ جموں وکشمیر میں آبادیاتی انجینئرنگ سے متعلق اپنے غیر قانونی ڈیزائنوں سے باز آنے پر پابندی لگانے کے لئے، جس کو جنگلات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ صریحاً غیر انسانی عمل ہے۔

ہم نہ صرف اقوام متحدہ سے، بلکہ او آئی سی، دولت مشترکہ کے علاوہ یوروپی یونین، امریکہ، برطانیہ، چین اور روس سے بھی مسئلہ کشمیر میں دلچسپی رکھنے والی عالمی طاقتوں اور فریقوں سے کشمیر جیسے سنجیدہ مسئلے کو حل کرنے میں اپنا بنیادی کردار ادا کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم پوری امت مسلمہ، عرب بھائیوں اور دنیا کی تمام بڑی طاقتوں سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سامنے آئیں اور بھارتی حکومت پر دباؤ ڈالیں اور ریاست کشمیر کے مظلوم کشمیریوں اور ہندوستان کے مسلمانوں پر ظلم وستم سے بھارت کو روکیں۔ ہم دنیا سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بھارتی حکومت پر دباؤ ڈالے کہ وہ اقوام متحدہ کے تحت رائے شماری کا انعقاد کرے تاکہ کشمیری 1948 کی قرارداد 47 کے تحت اپنی قسمت کا تعین کرسکیں۔